© rasailojaraid.com

(۲)

ایک متعلقہ مسئلہ بیمہ کا ہے جس کی ضرورت کاروباری نقصان کی صورت میں بھی پیش آتی ہے۔ اور اسی کے لیے مسلمان جہازرانوں نے قرونِ اولیٰ میں ایک نظام قائم کیا تھا۔

اس کی سیدھی سادی شکل ایک ایسے مبوچل سسٹم کی ہے جو سود کے بغیر کام کرے۔ ہر مارکیٹ یا دیہی علاقے کے کاروباریوں کی ایک سوسائٹی بنا دی جائے۔ اور بنک ان کو سرمایہ یا آمدنی کے لحاظ سے -------- مختلف گروپوں میں تقسیم کرکے ہر گروپ پہ ایک مقررہ رقم (مثلاً ۵، ۱۰ یا ۲۵ روپے ماہانہ یا اسی حساب سے سالانہ) بطور چندہ بیمہ داری کے عاید کر دے۔ اس رقم کا ایک بڑا حصہ بنک کے نظام کار کے تحت سرمایہ کے طور پر مختلف راستوں پر استعمال ہوتا رہے گا۔ اور پورے فنڈ پر منافع لگتا رہے گا۔ جب کبھی کسی بیمہ دار رکن کو کوئی بڑا خسارہ پہنچے یا کاروبار میں کوئی حادثہ پیش آجائے تو ممبران کا اجلاس نقصان کا جو اندازہ یا مدد کی جو مقدار بلحاظ اس کی کیٹیگری کے تجویز کرے، وہ اسے مجموعی بیمہ فنڈ میں سے ادا کر دی جائے۔ یہ رقم قرض نہیں ہوگی بلکہ امداد ہوگی اور امداد کا سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا۔

بیمۂ زندگی کے بجائے ایسے ہی بیمہ فنڈز کفالتِ پس ماندگان کے لیے قائم ہو سکتے ہیں، یہی انتظام مکان یا کار یا دیگر جائیداد کی تباہی کی صورت میں کام دے سکتا ہے، اسی سے بڑھاپے یا معذوری کے دور میں امدادی وظائف جاری ہو سکتے ہیں، اسی سے کسی بڑی بیماری کے خرچ یا کسی تاوان یا جرمانے کی ادائیگی کا انتظام ہو سکتا ہے۔

ایسے فنڈز مختلف مقاصد کے لیے الگ الگ بھی قائم کیے جاسکتے ہیں، اور ایک ہی فنڈ سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔ مثلاً دیہاتیوں کے لیے ایسے فنڈ سے جانوروں کے مرجانے کی صورت میں، فصل تباہ ہو جانے کی صورت میں (جب کہ تباہی عام اور وسیع نہ ہو) اور ایسے ہی دوسرے حادثات کی صورت میں امداد بہم پہنچائی جاسکتی ہے۔

ایسے مبوچل بیمہ فنڈ کی دو شکلیں ہیں۔ ایک یہ کہ ہر آدمی کی رقم اس کے نام پر جمع رہے اور جب کسی کو امداد ملے وہ قرض کے طور پر ہو۔ دوسری جسے میں ترجیح دیتا ہوں، یہ ہے کہ

© rasailojaraid.com